رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی	تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی	سالانہ ۱۵	ششماہی ۸	سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جون۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۱ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو خدا تعالٰے نے ۱۸ جون دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے کلیم احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالٰے خادم دین بنائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباداللہ صاحب کو کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی متخصص چشم نے آج اپنے لڑکے ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی دعوت ولیمہ میں مخلص احباب کو مدعو کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار

"ہزار ہزار خدائے ذوالجلال کا شکر ہے۔ کہ محض اس نے اپنے فضل و کرم سے میری تائید میں نشان دکھلائے۔ اور مجھے طاقت نہیں تھی۔ کہ ایک ذرہ بھی زمین سے یا آسمان سے اپنی شہادت میں کچھ پیش کرسکتا۔ مگر اس نے جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس کی اطاعت کا فیدہ ذرہ اس عالم کا مجبور اشارہ ہے۔ میری تائید میں ایک دریا نشانوں کا بہا دیا۔ اور وہ تائید دکھلائی جو میرے خیال اور گمان میں بھی نہیں تھی۔ میں اس اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اس لائق نہ تھا۔ کہ میری یہ عزت کی جائے۔ مگر خدائے عزوجل نے محض اپنی ناپیداکنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس کی راہ میں وہ طاعت اور تقوے کا حق بجا نہیں لاسکا۔ جو میری مراد تھی۔ اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا۔ جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤنگا۔ کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا۔ میں کر نہیں سکا۔ لیکن اس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں۔ کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا۔ جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے۔ تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔ اور مردہ ہوں نہ زندہ۔ مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے۔ کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آگیا اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں۔ مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شان رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر نہیں کرسکتا!" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۸-۵۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی میں سالانہ رپورٹ شائع کرنے کی تجویز

بیرونِ ہند کے ایک مبلغ نے تجویز بھیجی ہے۔ کہ سالانہ رپورٹ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ انگریزی میں بھی طبع ہونی چاہیئے۔ میری رائے میں یہ تجویز مفید ہے۔ اور اس طریق سے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کا انگریزی دان طبقہ صدر انجمن احمدیہ کی مساعی سے واقف ہو سکتا ہے۔ جو موجودہ صورت میں کماحقہ نہیں ہو رہا۔ مگر یہ تجویز کافی اخراجات چاہتی ہے۔ جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں گنجائش نہیں۔ پس اگر بیرون ہند میں کام کرنے والے مبلغ صاحبان اور جہاں مبلغ نہیں ہیں۔ وہاں کے پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے مشورہ سے فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔ کہ اگر سالانہ رپورٹ انگریزی میں شائع کی جائے۔ تو وہ کس قدر تعدادمیں خریدیں گے۔ تو اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح برما۔ بنگال۔ مدراس اور بمبئی کی احمدی جماعتیں بھی جو انگریزی سالانہ رپورٹ سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ وہ بھی اطلاع دیں کہ کتنی جلدیں وہ خریں گی ؎

ناظر اعلےٰ قادیان

محصلین کی ضرورت

مجھے چند ایک ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو چندہ فراہم کرنے کا ملکہ رکھتے ہوں۔ ان کو ایسے علاقوں میں بھیجا جائے گا۔ جہاں کی جماعتیں چندہ کی ادائیگی میں سست ہیں۔ ان کو باقاعدہ تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ البتہ جمع شدہ چندہ میں سے کمیشن دیا جائے گا۔ ایسے درخواست کنندگان کو ترجیح دی جائیگی جو عام واعظانہ رنگ میں اچھی طرح تقریر کر سکتے ہوں۔ کیونکہ محصل کا کام صرف چندہ وصول کرنا ہی نہیں۔ بلکہ چندہ کی اہمیت کو واضح بھی کرتا ہے۔ کہ چندہ ایک فرض ہے۔ جس کی ادائیگی ہر صورت میں لازمی ہے ؎

ناظر بیت المال

تقرر انجمنہائے احمدیہ و عہدہ داران

مندرجہ ذیل دو نئی انجمنیں منظور کی گئی ہیں۔ اور ان کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا تقرر بھی۔ تیس اپریل ۱۹۳۸ء تک منظور کیا جاتا ہے۔

انجمن احمدیہ مبارک آباد سٹیٹ سندھ

پریذیڈنٹ — چودہری محمد شفیع صاحب
سکرٹری — منشی احمد خان صاحب

انجمن احمدیہ ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازیخان

پریذیڈنٹ — گل محمد خان صاحب [illegible] منڈی)
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی گل محمد خان صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی امام بخش خان صاحب

انجمن احمدیہ منڈی بھلوال

پریذیڈنٹ — چودہری غلام نبی صاحب
سکرٹری تبلیغ — شیخ عبدالرحیم صاحب
سکرٹری مال — محمد الدین صاحب

(ناظر اعلےٰ قادیان)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا انتقال

قادیان ۲۳ جون۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج پانچ بجے شام حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خسر اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ کے والد ماجد ہیں۔ بعمر ۷۵ سال چند روز بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت مخلص صحابی اور صاحب کشوف والہام بزرگ تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے بیعت کی۔ ۲۵ برس رعیہ ضلع سیالکوٹ میں سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر ملازم رہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں پنشن لینے کے بعد آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اور مستقل طور پر یہاں رہائش اختیار کر لی۔ وفات سے قریباً چار برس قبل آپ کی بینائی بہت کمزور ہو چکی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ باہر نکل کر چل پھر نہ سکتے تھے۔ چند دن ہوئے آپ کا پاؤں اچانک پھسل گیا۔ اور ابرو پر شدید زخم آیا۔ دوسرے روز بخار شروع ہو گیا۔ اور اسی حالت میں ۲۳ جون آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولےٰ سے جا ملی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد نماز عشاء باغ میں ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے خاص قطعہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے قرب کا مقام عطا کرے ؎

تلاش مفقود الخبر

احاطہ بمبئی مدراس۔ کالی کٹ۔ بنگلور کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آپ کے علاقہ میں بابو عبدالرشید احمدی پنجابی۔ بمبئی کی کسی کمپنی کی طرف سے بطور ٹریولنگ ایجنٹ کام کرتا تھا۔ بنگلور سے ۴ مئی کی لکھی ہوئی چٹھی آئی تھی۔ کہ ۱۹۔۲۰ مئی کو کالی کٹ پہونچکر خط لکھوں گا۔ قریباً دو ماہ ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ اس کے والدین بیوی۔ لڑکیاں سخت بے چین ہیں۔ احمدی دوست اس کے حالات سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس سے واپس وطن پہونچنے کی تاکید کریں ؎ عبدالعزیز پنشنر نوشہرہ ککے زئیاں

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح شادی ولیمہ کے موقعہ پر یا کوئی امتحان کے پاس کرنے پر بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدہ داران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی اور شکرانہ فنڈ میں حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرما دیا کریں۔ اگر اس کام کے لئے چندوں کے محصل کے علاوہ اور کوئی موزون دوست متعین ہوں تو غالباً یہ زیادہ مفید ہو گا ؎

ناظر بیت المال قادیان۔

429

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ

غیر معمولی کامیابی کے لئے غیر معمولی اطاعت ضروری ہے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا کامل نمونہ بنو!

ثابت شدہ حقیقت

یہ ایک حقیقت ہے - اور ثابت شدہ حقیقت کہ کامیابی اور کامرانی اسی مقصد اور مدعا میں حاصل ہوتی ہے جو کسی نگران اور کار نما کی اطاعت میں کیا جائے - اور پوری پوری فرمانبرداری کے ساتھ کیا جائے ، پھر اطاعت جس قدر کمال کو پہونچی ہُوئی ہو - اتنی ہی شاندار کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے ایک بچہ جو سکول میں پڑھنے کے لئے داخل ہوتا ہے - وُہ اسی صورت میں دولتِ علم سے مالا مال ہو سکتا ہے - جبکہ ہر درجہ - اور ہر علم میں اپنے استاد کی کامل اطاعت کرتا ہے - اسی طرح ہر ایک ہنر سیکھنے والا اسی صورت میں ہنر مند بن سکتا ہے - جبکہ وُہ اپنے استاد کے احکام کی بلا چون و چرا تعمیل کرے - یہی کلیہ ہر جگہ نظر آئے گا - اور انسانی زندگی کی کوئی شق ایسی نہیں جو بغیر راہ نما اور نگران کے عمدہ اور کامیاب شکل اختیار کر سکے - ہاں یہ ضروری ہوتا ہے - کہ استاد اور نگران ایسا تجویز کیا جائے - جو ہر لحاظ سے اپنے منصب کی اہلیت رکھتا ہو - اور اپنے فرض کی ادائیگی میں کامل ہو اور جب اس بارے میں اطمینان حاصل ہو جائے تو پھر کامیابی حاصل کرنے کے لئے کلی طور پر اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دینا ضروری ہوتا ہے - اور اس کی ہر ایک بات کا ماننا لازمی ہے

عظیم الشان مقصد اور بے کس بندے

جب دُنیا کے ہر ایک کام میں یہ بات نظر آتی ہے - اور اس کے بغیر کسی معمولی سے معمولی مقصد میں بھی کامیاب ہونا محال ہے - تو پھر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ دُنیا کے قلوب میں انقلابِ عظیم پیدا کرنے کے لئے جو انتظام کرے - اور جس کا ذریعہ ایسے لوگوں کو بنائے - جو دُنیا کی نظروں میں کوئی حقیقت ہی نہ رکھتے ہوں - جو ہر قسم کے ظاہری سازو سامان سے تہی دست ہوں - جن کی بے کسی اور بے بسی ہر رعونت مآب کو دعوتِ ستم دیتی ہو - جن کا وجود دوسروں کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹکتا ہو - جن کی ناتوانی اور کمزوری کو دیکھ کر ہر ستمرد ٹھوکر لگانا باعثِ تفریح سمجھتا ہو - وُہ جس مقصدِ عظیم کو لے کر کھڑے ہُوئے ہوں - اس میں کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں - اور جو عہد انہوں نے باندھا ہو - اسے کیونکر پورا کر سکتے ہیں :-

بعثتِ حضرت مسیح موعودؑ کا مقصد

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس مقصد کے لئے دُنیا میں مبعوث فرمایا ہے - وُہ مختصراً یہ ہے - کہ حقیقتِ اسلام کو اور اصل تعلیم قرآن کو دُنیا میں قائم کیا جائے - نیز اسلام کو ادیان باطلہ کے حملوں سے بچایا جائے اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت تازہ نشانات کے ساتھ پیش کئے جائیں -

ضروری سامان اور سامان سے کام لینے والے

اس کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیزیں قائم فرمائی ہیں - ایک اسلام کی بے مثال خوبیوں اور صداقتوں سے پُر تعلیم - اور انوار و برکاتِ سماوی کے ثبوت دُوسرے خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ پیش کر دینے کا اقرار کرنے والی جماعت - گویا ادیانِ عالم پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے ضروری سامان - اور اس سامان سے کام لینے والی جماعت آپ نے تیار کر دی - اور اس طرح آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے مولا سے جا ملے :-

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا واحد ذریعہ

اب جس جماعت پر اتنی بڑی ذمہ واری عائد ہو - اور جس نے اس ذمہ واری کی ادائیگی کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کے حضور اقرارِ اطاعت کیا ہو - اس کی آنکھوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ حقیقت اوجھل نہیں ہونی چاہیئے کہ اس کی کامیابی اور کامرانی کا واحد ذریعہ یہ ہے - کہ اس کا ہر فرد اپنے امام کی اطاعت اور فرمانبرداری کا کامل نمونہ ہو - وُہ امام کے قائم کردہ نظام میں اسی طرح پیوست ہو جس طرح قلعہ کی دیوار میں ہر ایک اینٹ پیوست ہوتی ہے - وُہ اسی طرح اپنے امام کی بنائی ہُوئی سلک میں منسلک ہو - جس طرح تسبیح میں ہر ایک دانہ منسلک ہوتا ہے - اس کی ہر حرکت اور سکون امام کے اشارہ پر ہو - اور وُہ یہ کہنے میں دلی مسرت اور خوشی محسوس کرے - کہ ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

غور فرمایئے - اگر ایک فوج دوسری فوج کے مقابلہ میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی - جب تک وُہ اپنے کمانڈر کے ہر ایک حکم بلکہ ہر ایک اشارہ کی پوری پوری پابندی نہ کرے تو ایک نہایت ہی کمزور اور نحیف جماعت ساری دُنیا کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہ رکھتی ہوئی کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے - اگر وُہ اپنے امام اور اپنے خلیفہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ایسے رنگ میں نہ کرے - کہ جس کے مقابلہ میں دُنیا کی تمام اطاعتیں اور فرمانبرداریاں گرد ہو جائیں - اور جس کی مثال روئے زمین پر کہیں نہ مل سکے - کیونکہ اگر یہ صورت نہ ہو - تو پھر غیر معمولی اور ظاہری لحاظ سے وہم و گمان میں بھی نہ آسکنے والی کامیابی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے :-

کیا غیر معمولی کامیابی چاہتے ہو

پس اگر غیر معمولی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو - اگر دُنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے متمنی ہو - اگر اسلام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہونچانے کے خواہشمند ہو - اگر بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر لانا چاہتے ہو -

تو اس کا ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے۔ کہ وہ وجود جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنائی ہوئی جماعت کی قیادت بخشی۔ اور جس کی قیادت کو تم نے خوشی خوشی تسلیم کیا۔ اور جس کی راہ نمائی میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ہر پہلو سے عروج بخشا۔ اس کے ارشادات پر اس طرح چلو۔ جس طرح نبض دل کی حرکت پر چلتی ہے۔ اس کے منشاء کے مقابلہ میں اپنی کسی خواہش۔ کسی مرضی۔ کسی آرزو اور کسی تمنا کو پرِ پشہ جتنی وقعت بھی نہ دو۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کو اپنا عزیز اور محبوب نہ سمجھو حتیٰ کہ اپنی ذات کو بھی بے حقیقت اور نہایت ہی حقیر قرار دو۔ ہر چیز جو اس کی خاطر قربان کرنی پڑے۔ ایک لمحہ کے توقف اور انتظار کے بغیر فوراً کر دو۔ پھر اس پر کسی قسم کا حزن اور ملال نہ محسوس کرو۔ بلکہ اسے خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو اور اس کی توفیق پانے پر شکرِ خدا کرو۔

کامیاب حربہ

یہ ہے وہ چیز جو کامیابی کا موجب بن سکتی ہے۔ اور یہی ہے وہ حربہ جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی اور جس کے سامنے کوئی روک نہیں ٹھہر سکتی۔ وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ خدا جس نے اپنے مامور اور مرسل کی بنائی ہوئی جماعت کی قیادت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائی۔ وہ خدا جس نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں اسلام کے غلبہ کا وعدہ فرمایا۔ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ اور یقیناً ایسے وجود پیدا ہوں گے جو فرشتوں کی طرح اطاعت اور فرمانبرداری میں کامل ہوں گے۔

مقام خوف

لیکن اگر ہمیں یہ سعادت نہ حاصل ہوئی۔ تو ہمارا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔ دنیا ہمیں ذلیل اور حقیر سمجھتی ہے۔ اور ہر رنگ میں رسوا کرنے کے درپے ہے اور جماعت احمدیہ کا جو مقصد و مدعا ہے اس میں ہمارا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

پس ڈرو اس وقت سے جبکہ تم اطاعت اور فرمانبرداری میں ناقص ثابت ہو۔ اور ہر ممکن کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری سابقہ قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ توفیق بخشے کہ تم سمعنا و اطعنا کا کامل نمونہ بنو کہ دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی محض اسی میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار معذرت

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے متعلق ایک مضمون ۲۰ مئی کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اور یہ ایک پیشگوئی کے متعلق تھا۔ اس کے بارہ میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی ایک احتجاجی چٹھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئی تھی مگر جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سفر سندھ سے قادیان تشریف لاتے ہی شدید بیمار ہو گئے۔ اور اس بارہ میں کوئی ہدایت نہ دے سکے۔ اور اس عرصہ میں پیر صاحب کے مریدوں میں بے چینی پھیلتی رہی۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو مضمون الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس سے مراد درحقیقت ایک پیشگوئی کا اظہار تھا نہ کچھ اور۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ پیر صاحب کی وفات کی وجہ سے ان کے مریدوں کو صدمہ تھا۔ ہمیں ان کے جذبات کا احترام کرنا چاہیئے تھا۔ اور یہی "الفضل" کی مقررہ پالیسی ہے۔ پس چونکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ اس مضمون کو احسن طریق پر لکھا جا سکتا تھا۔ جس سے پیر صاحب کے مریدوں کی دل شکنی نہ ہوتی۔ ہم اس پر دل سے معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خواجہ حسن نظامی صاحب کے بھی ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے احسن طریق پر اس اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کی حالت

"ملاپ" حیران ہو کر لکھتا ہے۔

"فرقہ پرست مسلمانوں کا عام واویلا یہ ہے۔ کہ وہ اقلیت میں ہیں۔ اسی لئے بغیر کسی شرط کے ملک کی جدوجہد آزادی میں شامل نہیں ہو سکتے۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی بہار۔ اڑیسہ۔ مدراس۔ بمبئی۔ آسام میں ان کا یہ خیال ان کی اپنی منطق کے مطابق درست ہو سکتا ہے۔ لیکن پنجاب سندھ۔ بنگال اور صوبہ سرحد میں ان کا یہ خیال کس طرح درست ہے۔ اس بات کو شائد فرقہ پرست مسلمان بھی سمجھا نہیں سکتے"۔

لیکن حیرانی کی کونسی بات ہے۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان میں مسلمانوں کی حالت دیکھ لیجئے۔ سرکاری اداروں اور مرکزی حکومت میں چونکہ ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس لئے ان صوبوں میں اکثریت کے حقوق جس طرح پائمال کئے جاتے ہیں۔ اس سے مسلمان بخوبی اندازہ لگا رہے ہیں۔ کہ ہندو ان کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ اور پنجاب میں کچھ عرصہ سے جو دور شروع ہوا ہے۔ اور جس میں مسلمانوں کو تختہ مشق ستم بنایا جا رہا ہے۔ اس سے خطرات اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

مسائل وراثت اور عورتوں کا ارتداد

اسلام نے جہاں عورت کے اور حقوق قائم کر کے طبقہ نسواں پر احسان عظیم کیا ہے۔ وہاں وراثت میں اس کا حصہ رکھ کر اس کی حق رسی کی ہے۔ لیکن افسوس مسلمان اسلام کے اس حکم کو بالکل فراموش کر چکے ہیں۔ مسلم عوام میں مشکل سے ایک فیصدی ایسے ہوں گے۔ جو شریعت اسلامیہ کی رو سے اپنی لڑکیوں کو وراثت میں سے کچھ حصہ دیتے ہوں۔ زمیندار اور جاہل طبقہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ علماء کہلانے والے بھی شریعت کے اس حکم کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ ہماری دیرینہ خواہش تھی۔ کہ خواتین کی دادرسی کے لئے شریعت کے اس حکم کی پابندی کو بذریعہ قانون رائج کرانے کی کوشش کی جائے۔

اب ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا ممبر پنجاب لجسلیٹو اسمبلی نے اسمبلی میں بعض بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جن میں سے ایک مسئلہ وراثت کے متعلق ہے۔ اس وقت تک بل کی تفصیلات منظرِ عام پر نہیں آئیں اس لئے ان کی تفصیلات کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم ان کی کوشش قابل تعریف ہے۔

ایک اور امر جس کی طرف مسلمانان پنجاب کو فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمان عورتوں کا ارتداد ہے آئے دن عورتیں خانگی حالات سے مجبور ہو کر اپنے خاوندوں سے رہائی پانے کے لئے راہ ارتداد اختیار کر لیتی ہیں۔ اور غیر مسلموں کے پنجوں میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے مرتد ہو جاتی ہے یہ فتنہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اور اس کے انسداد کی اشد ضرورت ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ میاں عبد العزیز صاحب نے اس کے متعلق بھی بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اسمبلی کے تمام ارکان کو چاہیئے۔ کہ میاں صاحب کے پیشکردہ ان بلوں کی پوری پوری تائید کریں۔ اور انہیں ایسے رنگ میں پاس کرائیں کہ وہ مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بن سکیں۔

اس وقت عورتوں کے ارتداد کا فتنہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ عورت کے لئے خاوند سے قطع علائق کی یہ ایک بہت آسان راہ ہے

430
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار متبرّک انگوٹھیاں

۱

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شاہانِ عجم کو تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا۔ کہ وُہ کوئی ایسا خط نہیں پڑھتے۔ جس پر لکھنے والے کے نام کی مُہر ثبت نہ ہو۔ اس پر آپؐ نے ایک چاندی کی مُہر تیار کرائی۔ اور اس پر محمد رسول اللہ لکھوایا۔ اور یہ مہر اُن خطوط پر لگائی گئی۔ جو آپؐ نے ہرقل اور مقوقس وغیرہ کو تحریر فرمائے:۔

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ انگوٹھی میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک سطر میں تھا۔ رسول دوسری میں اور اللہ تیسری میں۔ فتح الباری میں اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُہر کی کتابت کی جو تین سطریں بیان کی گئی ہیں۔ ان کی ترتیب نیچے سے اوپر کو تھی۔ یعنی اللہ کا نام سب سے اوپر تھا۔ رسُول کا لفظ درمیان میں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لفظ نیچے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مُہر تیار کرائی۔ وُہ اس شکل کی تھی۔

یہ مُہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہمیشہ آپ کے ہاتھ میں رہی۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ لیکن ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ جبکہ چاہِ اریس پر بیٹھے ہُوئے تھے۔ آپؓ انگوٹھی اپنی انگلی سے نکال کر اپنے ہاتھ میں پھرانے لگے۔ کہ اچانک انگوٹھی ہاتھ سے گر گئی۔ اور چاہِ اریس میں جا پڑی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس کا سخت افسوس ہؤا۔ اور آپ متواتر تین دن اس انگوٹھی کو تلاش کراتے رہے۔ آپ نے کنوئیں کا تمام پانی نکلوا دیا۔ اور اُسے چھلنیوں میں چھانا۔ اور کنوئیں کی ریت اور مٹی کو بھی نکلوایا۔ مگر انگوٹھی نہ ملی:۔

۲

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدِ ماجد حضرت میرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم ومغفور جب مرض الموت سے بیمار ہُوئے۔ تو گو بظاہر آپ کو کوئی زیادہ تکلیف نہیں تھی۔ صرف خفیف سی زحیر کی شکایت تھی۔ اور یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ آپ کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ کہ دوپہر کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہؤا۔

والسّماء والطارق

کہ قسم ہے آسمان کی۔ اور قسم ہے اُس حادثہ کی۔ جو غروبِ آفتاب کے بعد واقعہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ پیش گوئی آپ کے والدِ ماجد کی وفات کے متعلق ہے۔ اور وُہ آج ہی غروبِ آفتاب کے بعد وفات پا جائیں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس الہام کی جب یہ تفہیم ہُوئی۔ تو آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے دل میں بمقتضائے بشریت یہ گزرا۔ کہ ان کی وفات سے مجھے بڑا ابتلا پیش آئے گا۔ کیونکہ جو وجُوہ آمدنی اُن کی ذات سے وابستہ ہیں۔ وُہ سب غسط ہو جائیں گی۔ اور زمینداری کا حصّہ کثیرہ شرکا رلے جائیں گے۔ اور پھر نہ معلوم ہمارے لئے کیا کیا مقدر ہے۔ میں اس خیال میں ہی تھا۔ کہ پھر یک دفعہ غنودگی آئی۔ اور یہ الہام ہؤا:۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ پھر اس کے بعد میرے دل میں سکینت نازل کی گئی۔ اور نمازِ ظہر کے بعد میں نیچے اُترا۔ اور جُون کا مہینہ اور سخت گرمی کے دن تھے اور میں نے جا کر دیکھا۔ کہ میرے والد صاحب تندرست کی طرح بیٹھے تھے۔ اور نشست۔ برخاست اور حرکت میں کسی سہارے کے محتاج نہ تھے۔ اور حیرت تھی۔ کہ آج واقعۂ وفات کیونکر پیش آئے گا۔ لیکن جب غروبِ آفتاب کے قریب وُہ پاخانہ میں جا کر واپس آئے۔ تو آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اور پلنگ پر بیٹھنے کے ساتھ ہی غرغرۂ نزع شروع ہو گیا۔ شروع غرغرہ میں مجھے انہوں نے کہا۔ دیکھا۔ یہ کیا حالت ہے۔ اور پھر آپ ہی لیٹ گئے۔ اور بعد اس کے کوئی کلام نہ کی۔ اور چند منٹ میں ہی اس ناپائدار دُنیا سے گزر گئے.... ...... بعد اس کے میں نے مرزا صاحب کی تجہیز وتکفین سے فراغت کر کے وُہ وحیٔ الٰہی جو تکفّلِ الٰہی کے بارہ میں ہُوئی تھی۔ یعنی الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ اس کو ایک نگینہ پر کھدوا کر وُہ مُہر اپنے پاس رکھی۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ خارق عادت طور پر یہ پیشگوئی پُوری ہُوئی۔ اور نہ صرف میں بلکہ ہر ایک شخص جو میرے اُس زمانہ کا واقف ہے۔ جبکہ میں اپنے والد صاحب کے زیر سایہ زندگی بسر کرتا تھا۔ وُہ گواہی دے سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب مرحوم کے وقت میں کوئی مجھے جانتا بھی نہیں تھا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے اس طور سے میری دستگیری کی۔ اور ایسا میرا متکفل ہؤا۔ کہ کسی شخص کے وہم اور خیال میں بھی نہیں تھا۔ کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ ہر ایک پہلُو سے وُہ میرا ناصر اور معاون ہؤا۔ مجھے صرف اپنے دستر خوان۔ اور روٹی کی فکر تھی۔ مگر اب تک اُس نے کئی لاکھ آدمی کو میرے دستر خوان پر روٹی کھلائی۔ ڈاک خانہ والوں کو خود پوچھ لو۔ کہ کس قدر اُس نے روپیہ بھیجا۔ میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں اب ایماناً کہو۔ کہ یہ معجزہ ہے۔ یا نہیں"
(نزول المسیح نشان ۱ ط)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

جب یہ الہام ہؤا۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ تو "میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے۔ وُہ الہام لکھ کر دیا۔ اور سارا قصّہ اس کو سُنایا۔ اور اس کو امرتسر بھیجا۔ کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر لے آئے۔ اور میں نے اس ہندو کو محض اسی غرض سے اختیار کیا۔ کہ تا وُہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے۔ اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ وُہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپیہ تیار ہو کر میرے پاس پہونچ گئی"۔

اس انگوٹھی کی شکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی کتب میں جو درج فرمائی ہے وُہ یہ ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور بھی انگوٹھی ہے۔ جس پر آپ کا الہام غرستلک بیدی برحمتی وقدرتی (انوچ ہے) کیپ نے دعوئے ماموریت کے بعد تیار کرائی۔ اور ایک عرصہ تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔ الہام کی عبارت نسبتاً لمبی ہونے کی وجہ سے اس انگوٹھی کا نگینہ بہت بڑا ہے۔

(۴)

زندگی کے آخری سالوں میں ایک دفعہ کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں حضور کے لئے ایک انگوٹھی تیار کرانا چاہتا ہوں۔ اس پر کیا لکھواؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "مولابس" چنانچہ اس نے یہی الفاظ لکھوا کر انگوٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دی۔ اور آپ نے پہن لی۔ وفات کے وقت یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ "مولابس" کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حکمت کے ماتحت انگوٹھی پر لکھوانے کا ارشاد فرمایا۔ اس کا پتہ آپ کی ایک تقریر سے لگتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میرے ایک چچا صاحب (مرزا غلام محی الدین) فوت ہو گئے تھے۔ عرصہ ہوا میں نے ایک مرتبہ ان کو عالم رویا میں دیکھا۔ اور ان سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے۔ اور کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے۔ تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں "مولابس مولابس" اور پھر وہ قریب آ کر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اے روح جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔" (الحکم جلد ۹ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

پھر آپ نے فرمایا طبی امور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ناک کی راہ سے روح داخل ہوتی ہے۔ اور اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔ توریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی روح پھونکی گئی اور حقیقت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے اٹھ جاتا ہے۔ تو اس وقت "مولابس" کہنا ہی موزون ہوتا ہے۔

پس "مولابس" والی انگوٹھی کے نقش کا ماخذ یہی واقعہ ہے۔ جو رویا کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھایا گیا۔ اسی لئے زندگی کے آخری حصہ میں جب اس دوست نے انگشتری پیش کرنے کے لئے عرض کیا۔ تو آپ نے اسے یہی ہدایت فرمائی۔ کہ اس پر "مولابس" لکھوا دو۔

انگوٹھیوں کی تقسیم

سیرت المہدی حصہ اول میں مذکور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے کچھ عرصہ بعد حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے ان تینوں انگوٹھیوں کے متعلق اپنے تینوں بیٹوں کے نام قرعہ ڈالا۔ تو الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے نام نکلی۔ غرستلک بیدی برحمتی وقدرتی والی انگوٹھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ کے نام اور "مولابس" والی انگوٹھی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نام۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تینوں متبرک انگوٹھیاں اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے برادران گرامی قدر کے پاس موجود ہیں۔

سنسکرت کے فاضل ایک احمدی نوجوان

کو

جمعیۃ فتیان الاحمدیہ کا ایڈریس

حسب ذیل ایڈریس جمعیۃ فتیان الاحمدیہ نے ۷ ارجون کو بموجودگی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب کو پیش کی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ۔ و بزرگان جماعت و مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب و دیگر احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معزز حضرات! آج جس مبارک تقریب پر آپ اس جگہ تشریف لائے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے کامیاب و بامراد مجاہد بھائی جناب مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کو ان کی کامرانی اور زبان سنسکرت کی تحصیل میں اعلےٰ کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کریں۔

جناب مولوی صاحب! آپ نوجوان ہیں سلسلہ احمدیہ کے لئے دردمند دل رکھنے والے نوجوان ہیں۔ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی فوج کے سپاہی ہیں۔ آپ نے صحت کی کمزوری کے باوجود عالی ہمتی اور مومنانہ عزم کا ایک بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ہم نوجوان آپکے متوکلانہ اقدام اور عملی جہاد کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے۔ اور دل سے آپ کو احسنت وجزاک اللہ کہتے ہیں۔

ہمارے مجاہد بھائی۔ آپ نے چھ سال سے زائد عرصہ بے وطنی میں گزارا۔ عزیز و اقارب سے جدائی میں گزارا۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ جس بلند مقصد کے لئے آپ نے یہ قربانی پیش کی۔ وہ بہت زیادہ قیمتی ہے آج اسلام کمزور ہے۔ دین حنیف بے وطن ہے۔ اسے ایسے ہی مجاہدین کی زندگیوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے احیا اور گلشن دین کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے اپنی ہر چیز کو قربان کر دینے پر آمادہ ہوں۔ وطن آرام جان و عزیز ترین رشتہ داروں کی قربانی کے لئے کمر بستہ ہوں۔ اسلام کی اشاعت دور اول میں بھی بے وطنی کی تلخی برداشت کرنے والے غربا ہی کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی یہ سعادت انہی ایمانداروں کے لئے مقدر ہے۔ جو توکل کے راستہ پر گامزن ہونگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدأ الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء

مولوی صاحب۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی عالمگیر اشاعت کے لئے قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں یہی زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اس مدعا کو پورا کرنیکے لئے اللہ تعالےٰ نے آج سے نصف صدی پیشتر ہمارے مقدس پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور احمدیہ سلسلہ کی بنیاد اشاعت دین پر قرار دی۔ ۱۹۱۴ء میں جب جماعت کی قیادت مشیت الٰہی کے مطابق حضرت امیر المومنین کے سپرد ہوئی تو آپ نے فرمایا۔

پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا۔ کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی حرص تھی۔ کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے میں جب دیکھتا تھا۔ اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو۔ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ جوش اس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔

431

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں اتنا جانتا ہوں۔ کہ یہ جوش بہت پرانا رہا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بنا پر میں نے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو۔ اور میں خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔"

ہمارے مکرم مجاہد اسلام کو اقوام عالم تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ احمدیہ سلسلہ کے نوجوان تمام قوموں کی زبانوں کو جانیں اور ان کے پڑھنے لکھنے اور بولنے میں کامل مہارت پیدا کریں۔ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے ایک عرصہ قبل فرمایا تھا۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں۔ تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے۔ اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی۔ تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاوینگے غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ میرا کام ہے۔ کہ تبلیغ کروں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے۔ اور بہت کچھ چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا۔ میرا خدا قادر ہے۔ جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے۔ وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس مقصد کے لئے بہت روپے کی ضرورت ہے بہت آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے نہیں دیکھ چکے۔ یہ جگہ جس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اس کے مامور کے باعث دنیا میں شہرت یافتہ ہے۔ اور جس طرح پر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپے اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ بھیج دیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم۔ تیری مدد ایسے لوگ کرینگے۔ جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جبکہ جانتا ہوں۔ کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے۔ یہ اسی کا کام ہے۔ اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا۔ خدا نے خود دیا ہے۔ تو وہ انہی رجال کو وحی کرے گا۔ جو مسیح موعود کے وقت وحی کئے جاتے تھے۔"

اور پھر سنسکرت کی تعلیم کے متعلق خاص طور پر فرمایا:۔

غرض یہ ضروری سوال ہے۔ کہ مبلغ کہاں سے آویں؟ اور پھر چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر زبان میں ہماری تبلیغ ہو۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مختلف زبانیں سکھائی جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بعض ایسے طالب علم ملیں جو سنسکرت پڑھیں اور پھر وہ ہندوؤں کے گاؤں میں جا کر کوئی مدرسہ کھول دیں۔ اور تعلیم کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھیں۔ اور ایک عرصہ تک وہاں رہیں۔ جب اسلام کا بیج بویا جائے تو مدرسہ کسی شاگرد کے سپرد کر کے آپ دوسری جگہ جا کر کام کریں۔ غرض جس رنگ میں تبلیغ ہو سکے کریں۔" (منصب خلافت)

جناب مولوی صاحب! آپ وہ مجاہد ہیں۔ جس نے دن اور رات کی جانکاہ محنت سے محض دین کی تائید کے لئے زبان سنسکرت سیکھی۔ ویدوں کو پڑھا۔ آریوں کے اعتراضات کی تردید میں دو زبردست کتابیں تصنیف کیں۔ ہم آپ کو اس شاندار کامیابی اور اس بے لوث خدمت دین پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آپ آنے والے نوجوانوں کے لئے خاموش خدمت سلسلہ کا ایک نمونہ ہیں۔ آپ پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش کو مخلصانہ قربانی سے پورا کرنے میں اسوہ ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اپنے حاصل کردہ علم سے دین کی پوری پوری خدمت کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور ہم سب کو بے ریا خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور اپنے حضور قبول فرمائے۔ آمین۔

بالآخر ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر بزرگان سلسلہ سے جناب مولوی صاحب اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم ہیں

خاکساران ارکین جمعیۃ فتیان الاحمدیہ قادیان

شمالی بنگال میں تبلیغ احمدیت

۱۷ رفروری امیر صاحب پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے پروگرام کے ماتحت میں شمالی بنگال کے دورہ کی غرض سے شہر بوگرہ میں آیا اور ۲۸ رفروری شام تک قیام کیا۔ اس عرصہ میں درس قرآن مجید و حدیث دیا جس میں بعض غیر احمدی بھی شریک ہوتے رہے۔ اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کرتا رہا۔

اس کے علاوہ الطاف النساء پارک میں ایک پبلک لیکچر "اسلام و دنیا کا مستقبل" پر اور دوسرا پبلک لکچر یونین بورڈ ہال میں "آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر و آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی" پر دیا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دونوں لکچروں کے بعد شہر بوگرہ میں احمدیت کے متعلق موافق و مخالف حلقوں میں ایک عام چرچا اور مختلف قسم کی رائے زنی شروع ہوئی۔ مگر پراونشل امیر صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں مذاہب عالم کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے مجھے کلکتہ جانا پڑا۔ اور اس میں شریک ہو کر اطراف عالم کے نمائندوں کو زبانی و تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرتا رہا۔ بعد اختتام کانفرنس کلکتہ کے "آدی برہمو سماج" والوں کی طرف سے مدعو ہو کر اسلامی تعلیم پر ایک لیکچر دیا۔ اس کے بعد کلکتہ سے بوگرہ واپس آیا۔ اور موضع دیگدائے کا دورہ کیا۔ اور شمالی بنگال احمدیہ کانفرنس کا آٹھواں سالانہ جلسہ امسال شہر بوگرہ میں منعقد کرانے کی کوشش کرتا رہا۔

اس کے بعد میں ضلع رنگ پور کے دورہ میں چلا گیا۔ ضلع رنگپور کے مقامات شہر رنگپور۔ چندن پاٹ۔ شاہباز پور۔ شیب پور۔ بسنت پور اور بدر گنج کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں ہر ایک مقام پر تین چار روز قیام کیا۔ موضع شاہباز پور میں دو شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ انہیں استقامت بخشے۔

اس کے بعد پھر بوگرہ والوں کی خواہش پر میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر بوگرہ چلا آیا۔ چنانچہ ۴ راپریل کو میری دو تقریریں الطاف النساء پارک بوگرہ میں ہوئیں۔ یوم التبلیغ کو جب میں نے "بھارت ادھار" کے موضوع پر تقریر کی۔ تو سامعین کی طرف سے یہ خواہش کی گئی۔ کہ اس موضوع پر دوسرے دن اس تقریر کو اور زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ چنانچہ میں نے دوسرے دن ۵ راپریل کو پھر "بھارت ادھار" کے مضمون کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا الحمد للہ اللہ تعالےٰ نے اس تقریر کو بہت قبولیت بخشی اور تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کا عمدہ اثر ہوا۔ اس کے بعد بوگرہ سے سید پور۔ جل پائی گوڑی بلاکوبہ کے دورہ کیلئے چلا گیا۔ سید پور میں بھی چند روز قیام کیا اسکے بعد بلاکوبہ کے دیہاتی احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لیا۔ اور قرآن و حدیث کا درس دیتا رہا۔ پھر اہل بوگرہ کے بلانے پر بوگرہ میں آیا۔ اور "شمالی بنگال احمدیہ کانفرنس" کو بوگرہ میں منعقد کرانے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ آخر ۲۲ مئی کو یہ کانفرنس نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔

خاکسار ظل الرحمٰن مبلغ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراض ذہنی کا ہسپتال (لاہور)

سنہ ۱۹۳۶ء کی کارگذاری کی رپورٹ

ذیل میں امراض ذہنی کے واحد ہسپتال کی جو پنجاب میں ہے بابت ۱۹۳۶ء کی کارگذاری کی رپورٹ درج کرتے ہوئے ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس سے یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کہ پنجاب میں امراض ذہنی کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یا اس میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ کیونکہ منتظمین کی مہربانی سے ہر مریض کے لئے ممکن نہیں۔ کہ ہسپتال میں داخل ہو سکے۔ اور علاج کرا سکے۔ اس کے لئے بالفاظ محکمہ اطلاعات "نہایت موزوں اشخاص کو منتخب کرنے میں خاص اہتمام سے کام" لیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ طریق اس لحاظ سے بھی معیوب ہے۔ کہ کسی مریض کے لئے یہ قرار دینا کہ یقیناً ناقابل علاج ہے کسی انسان کے حیطہ اقتدار میں نہیں ہے بیسیوں واقعات آئے دن ایسے ہوتے رہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر اور طبیب ایک مریض کے متعلق فیصلہ دے دیتے ہیں۔ کہ اس کا صحت یاب ہونا محال ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ تندرست ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر کسی مریض کی حالت مایوس کن ہو۔ تو بھی ذہنی اور دماغی امراض اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ ان کے مریضوں کو گھروں میں سنبھالنا بہت مشکل اور بہت سے افراد کے لئے سخت دقت طلب ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو سرکاری انتظام میں ہی رکھا جائے۔

پس جہاں تک جلد ممکن ہو۔ ذہنی امراض کے مریضوں میں سے موزوں اشخاص کے انتخاب کے طریق کو بدل دیا جائے۔ اور ہر ایک کے لئے کھلی اجازت ہو۔ کہ اسے داخل کیا جائے مذکورہ بالا رپورٹ حسب ذیل ہے۔

پنجاب مینٹل ہاسپیٹل لاہور کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۳۶ء سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ادارہ ان اہم فرائض کو بدستور نمایاں سرگرمی جوش عمل اور خوش اسلوبی سے پورا کر رہا تھا۔ جن کا تعلق ذہنی امراض میں مبتلا اشخاص کی خبرگیری اور علاج سے ہے۔ سال زیر تبصرہ کے آخری دن مریضوں کی تعداد ۹۹۱ تھی۔ اور سال کے دوران میں کسی ایک رات کو زیادہ سے زیادہ ۱۰۶۴ مریض داخل تھے۔ اس کے بالمقابل سنہ ۱۹۳۵ء میں کسی ایک رات کو زیادہ سے زیادہ مریضوں کی تعداد ۱۱۵۸ اور سنہ ۱۹۳۴ء میں ۱۲۷۱ تھی۔ اس ہمہ گیر تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اس ادارہ میں داخلہ اور علاج کے لئے نہایت موزوں اشخاص کو منتخب کرنے میں خاص اہتمام سے کام لیا گیا داخلہ کے لئے مریضوں کا انتخاب ان کے مرض کی قابل علاج نوعیت کے مطابق عمل میں آیا۔ تاکہ انہیں چند ماہ کے بعد شفایاب ہونے پر رخصت کر دیا جائے اور ان کی جگہ نئے مریض داخل ہو سکیں جن کے مرض بظاہر مزمن یا ناقابل علاج تھے۔ انہیں عام طور پر داخل نہیں کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دو سال ماسبق میں جہاں نئے داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد بالترتیب ۲۲۳ اور ۳۵۰ تھی وہاں سال زیر رپورٹ میں ان کی تعداد ۱۲۹ تھی۔ مجرمانہ رجحان رکھنے والے مریضوں کی تعداد جنہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ۹ تھی۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں اس قسم کے ۲۹ مریض داخل کئے گئے تھے۔ اس پالیسی سے ادارہ مذکور میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں۔ کہ ہسپتال میں کم گنجائش ہونے کے باعث نئے طریق انتخاب کو اختیار کیا گیا۔ موجودہ انتظام میں مستحق مریضوں کے علاج سے مستفید کرنے کی خاطر نئے مریضوں کے قیام کے واسطے عمارت میں توسیع کی جا رہی ہے۔ زنانہ مریضوں کے لئے بھی ناکافی گنجائش ہے۔ لیکن فی الحال توسیع عمارت کے لئے روپیہ کی بہم رسانی ممکن نہیں امید ہے کہ اس کے لئے مستقبل قریب میں سرمایہ بہم پہنچا دیا جائے گا۔

مریضوں کی صحت اور انضباط

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحت کے نقطۂ خیال سے مریضوں کے لئے یہ سال اچھا رہا۔ صرف ۱۷ اموات ہوئیں۔ بالفاظ دیگر شرح اموات ۹۷ء۳ سے اور گھٹ کر ۶۵۸ء۳ رہ گئی اور اتنی کم اموات اس سے پیشتر کبھی نہ ہوئی تھیں۔ داخل کردہ مریضوں اور شفایاب مریضوں کا تناسب تعداد وہی رہا جو پچھلے سال تھا۔ گو شفایاب زنانہ مریضوں کے تناسب میں ۸۰ء۶ سے ۳۲۶۰ فی صدی کا حیرت انگیز اضافہ ہو گیا۔ زنانہ مریضوں کی شرح اموات قدرے زیادہ ہو گئی۔ اس کے برعکس زنانہ مریضوں کی روزانہ اوسط بیماری صرف ۶۷۵ء۳ تھی۔ اس سے پہلے دو سال میں یہ اوسط علی الترتیب ۶۲۸ء۹ اور ۱۶۸۰ تھی۔

مالی حالت

سال زیر تبصرہ میں ادارہ مذکور کے مصارف قیام کی میزان ۹-۱۳-۲۹۰۹۴۴ روپیہ تھی بسال ماسبق میں یہ میزان ۱۰-۱۰-۳۰۳۵۵۵ روپیہ تھی۔ مریضوں کی تعداد گھٹ جانے سے مصارف قیام فی کس قدرے بڑھ گئے۔ رپورٹ سے یہ معلوم کرنا موجب مسرت ہوگا۔ کہ جہاں سال ماسبق میں مقامی جماعتوں سے ۸-۶-۱۶۰۵۳۶ روپیہ وصول کئے گئے وہاں سال زیر تبصرہ میں ۲۷۴۹۴۰ روپیہ وصول کئے گئے۔ اس میں مقامی جماعتوں کے مقررہ سالانہ چندہ کے علاوہ بقایا رقوم بھی شامل تھیں۔ اس حساب سے بہ مد مصارف جو رقم گورنمنٹ کے حصہ میں آئی۔ اس کی اصل میزان ۷-۰-۱۳۸۲۳ روپیہ رہ گئی بسنہ ۱۹۳۵ء میں یہ میزان ۳-۷-۱۴۲۷۸ روپیہ تھی۔ اس صورت حال سے اطمینان بخش نتائج اخذ کرنے کے لئے تو کوئی وجہ نہیں اور نہ یہ صورت اتنی دیر تک قائم رہ سکتی ہے۔ جب تک وہ بقایا رقوم جو واجب الادا ہیں۔ بے باق نہ کر دی جائیں۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ بعض ڈسٹرکٹ بورڈوں نے ابھی تک امدادی چندوں کے متعلق بالمقطع شرح عاید کرنے کا طریق رائج نہیں کیا۔ جس سے ہسپتال کو بے شبہ لگاتار اور مسلسل امداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ ہسپتال میں تیار کردہ مصنوعات سے ۳-۱۱-۲۲۹۴۸ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ گزشتہ دو سال میں اس کی میزان علی الترتیب ۹-۹-۲۱۸۵۱ روپیہ اور ۹-۳-۲۱۳۴۱ روپیہ تھی۔ اس آمدنی سے ایک نیک نتیجہ اس صورت میں مترتب ہوا۔ کہ سال بھر مختلف قسم کے پھلوں سے مریضوں کی تواضع ممکن ہو گئی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی وصوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لیجاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔ منیجر

خدمت کشمیر کی خطرت میں کیوں ڈالا گیا!

پر آمادہ ہوں۔ وطن، آرام جان، عزیز ترین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس اور وائسرائے کا پیغام

مدراس ۲۲ جون ۔ جب نمائندہ پریس نے وائسرائے کے پیغام کے متعلق مسٹر راجگوپال آچاریہ سے انٹرویو کیا۔ تو انہوں نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا ۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پیشتر کسی ذمہ دار کانگرسی کارکن کے اظہار رائے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی اس موضوع پر غور کرے گی۔ بابو راجندر پرشاد نے بھی کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا ۔

مسٹر آصف علی

مسٹر آصف علی نے وائسرائے کے پیغام پر جو بیان دیا ہے۔ اس میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ اس بارے میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی ہی کانگرس کا نظریہ ظاہر کرے گی۔ موصوف نے اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وائسرائے کے بیان میں دوستی کی سپرٹ پائی جاتی ہے مگر سیاسیات کو لچکدار ہونا چاہیئے ۔ تاکہ یہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق صورت اختیار کر سکیں۔ کیونکہ جمہور ہی حکومت کی بنا ہیں ۔ اگر کانگرس موجودہ قیود اور پابندیوں کے تابع وزارتیں قبول کرنے کے متعلق گفت وشنید پر آمادہ ہو سکے ۔ تو اس کا مقصود یہ ہوگا ۔ کہ اسے کامل ترین آئینی اقتدار حاصل ہو سکے ۔

امرتسر کے پچاس ہندو لیڈروں کی اپیل

امرتسر کے ۵۰ ہندو لیڈروں نے مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے یہ امر بے حد افسوسناک ہے ۔ کہ کچھ عرصہ سے صوبہ کی فرقہ وار فضا مکدر ہو گئی ہے ۔ گزشتہ چند دنوں کے واقعات کو دیکھ کر ہر پنجابی کا سر شرم سے نیچا ہو جاتا ہے ۔ فرقہ وار فسادات ہمارے ملک کے لئے لعنت ہیں جس سے کوئی شخص فائدہ نہیں اٹھا سکتا اس موقع پر ہر محب وطن کا فرض ہے کہ مذہب اور ملت کی تشخیص کے بغیر حملہ آوروں کے اقدام کی مذمت کرے اس کے علاوہ ہر شخص پر فرض ہے ۔ کہ مصیبت زدوں سے ہمدردی کا اظہار کرے ۔

امرتسر شمالی ہند کا تجارتی مرکز ہے یہ امر مسلم ہے ۔ کہ تجارت کی ترقی امن پر دارومدار رکھتی ہے ۔ حال ہی کے واقعات نے امرتسر کی تجارت کو بڑا نقصان پہنچایا ہے ۔ ہمیں امید ہے ۔ کہ امرتسر کے تمام امن پسند حضرات فرقہ وارانہ منازعات کے متعلق نفرت وحقارت کا اظہار کریں گے ہم امرتسر کے شہریوں سے ملتمس ہیں ۔ کہ امن کو بحال کرانے میں ہر ممکن امداد کریں اور مصیبت زدوں کی امداد کے لئے مشترکہ فنڈ قائم کریں ۔ ہم مقامی افسروں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے عین وقت پر اہم اقدام کیا ۔ اگر وہ بروقت مداخلت نہ کرتے تو شہر کا امن خطرے میں پڑ جاتا ۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے ۔ کہ فرقہ وار اتحاد واتفاق بحال کیا جائے ۔

سری نگر کے مسلمانوں میں اضطراب

سرینگر ۲۲ جون ۔ اخبار مارتنڈ اور لوکل سبھا سرینگر کے صدر کے خلاف مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب زوروں پر ہے ۔ ۱۱ جون کو مسلمانوں نے شہر کے مختلف حصوں میں پانچ جلوس نکالے ۔ زینہ کدل کے قریب پولیس نے نہتے مسلمانوں پر لاٹھیاں برسائیں ۔ مگر مسلمان بالکل پرامن اور خاموش رہے ۔ اور لاٹھیاں کھاتے رہے ۔ ایک درجن سے زیادہ آدمی زخمی ہوئے ۔ شام کو نواب بازار میں مسلمانوں کا جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حکومت کے جابرانہ طرز عمل کی مذمت کی گئی ۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا ۔ کہ اخبار مارتنڈ نے پیغمبر اسلام کو گائے کے ساتھ تشبیہہ دے کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے ۔ اس کے خلاف فوراً قانونی کارروائی کی جائے ۔ ان مطالبات کا اثر یہ ہوا ۔ کہ مسلمانوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں اب تک تیس مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں ۔

رگھوناتھ مندر پشاور کا قضیہ

راولپنڈی جہابیر دل کے کیپٹن کلجو حال میں پشاور سے آیا ہے ۔ بیان ہے ۔ کہ رگھوناتھ مندر کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ نے ہندوؤں اور سکھوں سے ملاقاتیں کیں ۔ مگر وہ سمجھوتہ کرانے میں ناکام رہے ۔ ہندو اس سلسلہ میں سیٹھ جگل کشور برلا کو ثالث بنانے کے لئے تیار ہیں ۔ مگر سکھ اس تجویز کی حمایت نہیں کرتے ۔ اور وہ اصرار کر رہے ہیں ۔ کہ شہر کی کئی دھرمسالوں کے متعلق فیصلہ کیا جائے ۔ ان میں ایک دھرمسالہ کا کران ہے ۔ جس کا قبضہ عدالت کے ذریعہ ہندوؤں کو مل چکا ہے ۔ سینئر سب جج کے حکم کے خلاف جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں اپیل دائر کی گئی ہے ۔ اس لئے تا فیصلہ مہابیر دل نے ستیہ گرہ ملتوی کر دیا ہے ۔ مندر کی حفاظت کیلئے مہابیر دل کے رضاکار ہر وقت پہرہ پر رہتے ہیں ۔

ضرورت ملازمت

ایک مخلص دوست جن کی تعلیم میٹرک تک ہے اور کئی کاموں کا تجربہ رکھتے ہیں ۔ کلرکی کا کام اچھی طرح سے کر سکتے ہیں ۔ ایک لمبے عرصہ تک ٹھیکیداری کا کام بھی کرتے رہے ہیں ۔ آجکل علاقہ بمبئی میں بیکار ہیں ۔ اگر کوئی دوست ان کے لئے ملازمت کا انتظام کر سکتے ہوں ۔ تو مجھے اطلاع دیں ۔

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے بی۔سی۔ایس سب جج بہادر منتظم جائداد دیوالیان شیخوپورہ

اللہ رکھا ولد الہ دین ترکھان ساکن سید ووال تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ سائل دیوالیہ

بنام

علی محمد وغیرہ . . . . قرضخواہاں

اشتہار بنام چوہدری محمد حسین راجپوت ساکن بہوچھ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

الہ رکھا سائل مذکور نے درخواست برائے قرارداد دیوالیہ دائر کی ہے ۔ جسکی سماعت کے لئے ۳ مقرر ہوئی ہے ۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا چوہدری محمد حسین قرضخواہ مذکور کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے ۔ کہ تاریخ مذکور کو حاضر عدالت آ کر اگر کوئی عذر ہو تو پیش کرے ورنہ اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی ۔

آج بہ ثبت مہر عدالت اور دستخط ہمارے جاری ہوا ۔ ۱۸

مہر عدالت — دستخط حاکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کیلئے سونا ایک خاص چیز ہے مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔ سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ضعف باہ کے مریض اس کو دیدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کر کے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب وغریب شے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔

قیمت فی تولہ پندرہ روپے فی ماشہ عہ

المشتہر

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

مہنگا روئے ایک بار ستا روئے بار بار

اکسیر اکبر

دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے جو ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ ضعف بصر قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا سستی اداسی غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے دور کرنے کیلئے تیر بہدف فرحت اور تازگی بخشنے کیلئے لاثانی دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ سونے کے کشتے کستوری عنبر یوہمنین وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (عنہ) جو اس کے بیش بہا اور قیمتی اجزاء اور فوائد کثیر کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب گیلانی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ

سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض کو جس کی عمر ۴۰ سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ ۲۵ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی تو استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال کے بعد اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

جناب خانصاحب محمد روشن خانصاحب انسپکٹر پولیس دیناج پور

سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں آپ کی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ سے خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ اب کامل صحت ہے اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آ گئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ اجزا کے زیادہ بیش بہا اور قیمتی ہونے کے مقابلہ میں سستی مگر فوائد کے لحاظ سے سینکڑوں روپیہ کی قیمتی ادویہ سے زیادہ مفید

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں دوسرے موسم میں نہیں کرتیں ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسیقدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماء اللحم خاص فریسمو صاحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں یہ طیور کے دماغ انکے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ دل و دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے بطور شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ صنفی کمزوری اختلاج ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر کھاری رہنا نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے للعہ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کے لئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہکر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنے (للعہ)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

433

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایت

دوستوں کے شدید تقاضہ پر

حیرت انگیز

یہ کارخانہ پبلک کے شدید تقاضہ کی وجہ سے سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اب ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - جون ۱۹۳۷ء کو یہ غیر معمولی رعایت دی جارہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر کا ہی کام ہے اس کے استعمال سے ہم کئی ناتواں اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب۔ ایس۔ اے ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ ... اکسیر سے ... آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یہمنین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بےچینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن

ڈسٹرکٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیل اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ " اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے ... کے لئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النسا کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکر آتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بےچینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ... دل کھٹا ... خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آ جاتا ہے۔ جب حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے یہ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتے کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ نصف قیمت ... چار آنے ... پچھر ... شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرت سر۔ ۲۲ جون آج شہر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ پولیس اور فوج کی نمائش بدستور قائم ہے۔ حکام ضلع کوتوال پر ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں۔ گرفتار شدہ سکھوں کے علاوہ آٹھ سکھ مفرور ہیں۔

راولپنڈی ۲۲ جون معلوم ہوا ہے کہ رگھوناتھ مندر کے بارے میں ہندوؤں اور سکھوں میں کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ نیز اس تصفیہ کے امکانات بعید از قیاس ہو رہے ہیں پنڈت کرشن کانت مالویہ نے ہندو اور سکھ لیڈروں سے ملاقات کی تھی مگر وہ معاملہ کا تصفیہ کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ اگرچہ ہندو لیڈر سیٹھ جگل کشور برلا کے ثالثی فیصلہ کو منظور کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں مگر سکھ اس فیصلہ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ مندر کے تحفظ کے انتظامات بدستور کئے جا رہے ہیں۔ اور بہا بیر دل کے لوگ مندر کے دروازہ پر شب و روز پہرہ دے رہے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۲ جون مجلس عدم مداخلت کی سب کمیٹی کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے لارڈ ہلائی ماؤتھ نے کہا۔ اس وقت تک مجلس عدم مداخلت نے جو کام سرانجام دیا ہے اس سے حکومت برطانیہ کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات بالکل غیر تسلی بخش ہے۔

الہ آباد ۲۲ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو سر وزیر حسن کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ ان کے لڑکے سجاد ظہیر کو مور ہی میں گرفتار کر کے اناؤ بھیجا گیا ہے۔ گرفتاری ان کی ایک تقریر کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے۔

[illegible] میں لکھا ہے۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جن روپوں پر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر کندہ ہے۔ ان کے متعلق عوام کے دل میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ واقفیت عامہ کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کے روپے بدستور سابق قانونی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جو شخص انہیں قبول کرنے سے انکار کرے گا۔ وہ اپنے فعل اور نتیجہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

پشاور ۲۲ جون اخبار "خیبر میل" لکھتا ہے۔ کہ وزیرستان میں اب امن و سکون کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر آمد و رفت شروع ہو گئی ہے بنوں رزمک روڈ کھل گئی ہے۔ اور سرکاری ڈاک باقاعدہ آنی شروع ہو گئی ہے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار جو کاٹ دئے گئے تھے از سرنو ان کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔ فقیر ایپی پھر لشکر جمع کرنے کی فکر میں ہے۔

پشاور۔ ۲۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سرحد حکومت پنجاب کی تقلید میں ایسے سیاسی قیدیوں کو آزاد کرنے پر غور و خوض کر رہی ہے جن کی آزادی سے امن میں خلل واقع نہ ہو۔ سیاسی تحریکات میں حصہ لینے والے دوسرے اشخاص کی قیود کے رفع کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

شملہ۔ ۲۲ جون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وزیرستان کی شورش کا لیڈر جس نے کچھ عرصہ پیشتر فقیر ایپی کو پناہ دی تھی۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ گیارہ پٹھان اور بھی ہیں۔ انگریزی فوجوں نے انہیں ایک مقام پر اچانک چھاپہ مار کر گرفتار کیا ہے۔

[illegible] ۲۲ جون پنجاب گورنمنٹ نے [illegible] سنٹرل جیل سے مارشل لاء کے تین قیدی رہا کر دئے گئے ہیں۔

شملہ۔ ۲۲ جون۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس چودھری سر شہاب الدین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سر سکندر حیات خان نے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء کی سول نافرمانی کی تحریک کے ایام میں حکومت نے بعض ضبط شدہ جائیدادوں اور اراضی کی فروخت سے ۷۵۰ روپے حاصل کئے تھے۔ مسٹر دیش بندھو گپتا نے استفسار کیا۔ کہ کیا حکومت کے پاس مسٹر ایسکوتھ کی رپورٹ پہنچ گئی ہے اور کیا حکومت اس کی تفصیل اور اس کی سفارشات کے متعلق کسی قسم کے بیان دینے پر آمادہ ہے۔ سر سکندر حیات خاں نے جواب دیا۔ کہ مسٹر ایسکوتھ کی رپورٹ پہنچ گئی ہے۔ اور حکومت اس پر غور و خوض کر رہی ہے۔ اس بارے میں موزوں وقت پر بیان دیا جائے گا۔

لاہور ۲۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب نے تینوں قوموں کے سرکردہ لیڈروں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ جو اس ہفتہ کے دوران میں شملہ میں منعقد ہوگی۔ اس میں ہندو سکھ اور مسلمان لیڈروں کے سامنے آہلہ اور امرت سر کے واقعات رکھے جائیں گے۔

کلکتہ۔ ۲۲ جون بانگر جیوٹ مل ضلع ہگلی کے پارچہ بافوں کی ہڑتال جاری ہے۔ آج صبح اوکلینڈ جیوٹ مل کے پارچہ بافوں نے بھی کام بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے کارخانہ کو بند کر دینا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان مزدوروں نے [illegible] الزام عائد کیا تھا۔ کہ وہ نئی مزدوروں کو برخاست کرنے کا باعث بنا ہے۔ اور اس بنا پر اس کو علیحدہ کر دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ منتظمین نے اس سلسلہ میں تحقیقات کی۔ اور قرار دیا کہ اس کلرک کے خلاف جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ اس لئے اسے برخاست نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مزدوروں نے بطور احتجاج ہڑتال کر دی

لاہور۔ ۲۲ جون۔ ہندوستان کے نام لارڈ لنلتھگو کے پیغام پر لالہ شام لال ایم ایل اے نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

وائسرائے کا پیغام مصالحانہ ہے۔ اور لب و لہجہ لارڈ ولنگڈن کا نہیں۔ بلکہ لارڈ ارون کا ہے۔ اگرچہ اس پیغام میں ایسی کوئی بات بمشکل ملتی ہے۔ جو ذمہ دار سرکاری افسر قبل ازیں نہ کہہ چکے ہوں۔ تاہم اس میں وہ نیک نیتی کافی حد تک موجود ہے۔ جو گاندھی جی چاہتے ہیں۔

کانگرس کی تیقن طلبی نے بہت مفید کام کیا ہے۔ اور تمام پوزیشن واضح ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق صاف طور پر یقین دلایا گیا ہے۔ کہ معمولی نظم و نسق میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ اس کا تجربہ کر کے دیکھ لینا چاہیے اور اب عہدے قبول کر لینے چاہئیں۔

الہ آباد۔ ۲۲ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے وائسرائے کے پیغام کے متعلق کہا میں نے ابھی پیغام نہیں پڑھا۔ اور شائد ابھی پڑھوں بھی نہ دوسرے کام میں بہت مصروف ہوں۔ لیکن اس پیغام میں کوئی چیز ایسی ہوگی بھی نہیں جس سے کسی کو اضطراب پیدا ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ پڑھنے کے بعد بھی میں ضرور کچھ کہوں گا۔ کیونکہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہوگی۔

ایبٹ آباد۔ ۲۲ جون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بنوں کے قریب جن دو ہندوؤں کو پٹھان اٹھا کر لے گئے تھے۔ فوجی افسروں نے علاقہ شکتو پر حملہ کر کے انہیں رہا کرا لیا ہے۔ اور وہ [illegible] بنوں پہنچ گئے ہیں ٭

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی